سوال

(152) زید کہتا ہے کہ نماز تراویح کچھ نہیں بدعت ہے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ نماز تراویح کچھ نہیں بدعت ہے، نہ وہ خود پڑھتا ہے اور نہ کسی کو پڑھنے دیتا ہے، جو آدمی نماز تراویح پڑھنے آتا ہے، اس کو مسجد سے بھگا دیتا ہے، نماز تراویح کو اول رات جماعت سے پڑھنا یہ سب کاموں کو بدعت کہتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید غلط کہتا ہے، تراویح کی نماز سنت ہے، رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے، جیسا کہ صحاح ستہ کی حدیثوں سے پتہ چلتا ہے، بخاری و مسلم میں ہے۔

((عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن انه سال عن عائشة رضی اللہ عنه کیف کانت صلوٰة رسول اللہ ﷺ فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ احدی عشرة رکعة الخ))

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب و تمیم داری کو تراویح کی نماز پڑھانے کے لیے امام مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ مؤطا امام مالک رحمہ اللہ میں ہے۔ ((عن السائب بن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب رضی اللہ عن ابی بن کعب و تمیما الداری ان یقوما اللناس باحدی عشرة رکعة)) اور اس نماز کو اول شب و وسط اور آخر شب میں ہر طرح پڑھنا جائز ہے، حضور ﷺ نے اکثر آخر شب میں پڑھی ہے ایک مرتبہ اول شب سے آخر تک بھی پڑھی ہے، اور صحابہ کرام آپ کے پیچھے جماعت سے پڑھتے تھے۔ فرض ہونے کے خوف سے آپ نے منع فرمایا۔ جب آپ کا انتقال ہوگیا (ﷺ) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جماعت سے نماز پڑھی ہے، پہلے زمانہ میں اس نماز کو قیام اللیل کہتے تھے، بعد میں اس کو تراویح کہنے لگے۔ نام کے بدلنے سے ماہیت نہیں بدلتی اس کی نظیرین بہت سے ہیں، اور تراویح پڑھنے والے کو مسجد سے نکال دینا سخت گناہ ہے، اور نکالنے والا آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ کا مصداق ٹھہرے گا۔

(اخبار محمدی جلد ۱۸ شمارہ ۲۲) (راقم احقر عبد السلام غفرلہ مدرس مدرسہ حاجی علیجان دہلی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد06ص418

محدث فتویٰ